حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی میں پوری دُنیا کی اصلاح کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مامور کیا گیا

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۶؍جون ۱۹۷۸ء بمقام مسجد فضل لندن)

(خلاصہ خطبہ)

حضور انور نے ایک بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو قریباً ایک گھنٹے تک جاری رہا۔ حضور انور کی اقتدا میں نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے مقامی اور غیر ملکی وفود کے علاوہ عورتیں اور بچے بھی کثیر تعداد میں تشریف لائے ہوئے تھے۔

حضور انور نے خطبہ جمعہ کے آغاز میں اگلے ماہ افریقہ کے للّٰہی سفر پر روانہ ہونے کا ارادہ ظاہر کرتے ہوئے دوستوں کو دعا کی تحریک کی کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس دورہ کو ان ملکوں کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے اور ہر قدم پر روح القدس سے تائید و نصرت فرمائے۔ (آمین)

آپ نے فرمایا اُمّتِ محمدیہ میں اولیاء اور مجدّ دین کا جو سلسلہ جاری رہا ہے اس میں یہ قدرِ مشترک ہے کہ بے شک انہوں نے اپنے اپنے حلقہ میں زبردست جہاد کیا لیکن اُن کی کوششوں کا دائرہ خاص شہر یا ملک تک محدود ہوتا رہا ہے۔ بنی نوع انسان کی ہمہ گیر اصلاح کا کام اُن کے ذمّہ نہیں تھا وہ تو صرف نوعِ انسانی کے کسی نہ کسی ایک حصے کی اصلاح پر مامور ہوتے تھے۔ یہ شرف صرف اور صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی کو حاصل ہوا ہے کہ رحمۃ للعالمین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی میں آپ کا مشن عالمگیر

اور آپ کی تبلیغی کوششوں کا دائرہ ساری دنیا پر پھیلا ہوا ہے۔ چنانچہ آپ نے بھی جب بھی انسان کو مخاطب کیا ہے کسی خاص طبقہ کے لوگوں کی بجائے تمام بنی نوع انسان کو مخاطب کیا ہے۔حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں کے چند اقتباسات پڑھ کر سنائے جن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دنیا کے تمام لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے خدادانی اور خدارسی پر زور دیا ہے اور دنیا پرستی کو چھوڑ کر نیکی اور تقویٰ اور بنی نوع انسان کی سچی ہمدردی اختیار کرنے کی نصیحت فرمائی ہے۔

آپ نے فرمایا:- انسان کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اس تعلیم پر عمل کرنے کی کوشش کرے اور بشری کمزوریوں کے دور ہونے کے لئے ہر وقت اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا رہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے کبھی مایوس نہ ہو کیونکہ خدا تعالیٰ چاہے تو انسان کے سارے گناہ بخش سکتا ہے۔ پس انسان کو چاہیئے کہ وہ خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرے دعا کے ذریعہ سے اور اس کو راضی رکھنے کی کوشش کرے اس کا ہو کر اور اس میں کھوئے جا کر اور اپنی تمام طاقتوں اور قوتوں پر صفاتِ الٰہیہ کا رنگ چڑھا کر۔ اگر انسان کو خدا مل جائے تو پھر اسے دنیا کی کسی اور چیز کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ پس اصل چیز خدا کا پیار ہے اگر یہ انسان کو حاصل نہ ہو تو اس کے اعمال خواہ کتنے ہی کیوں نہ ہوں کسی کام کے نہیں۔ اس لئے مَیں جماعت کے ہر فرد سے یہ کہتا ہوں کہ تم خدا کے ہو جاؤ اور شرک کی ہر راہ سے مجتنب رہو۔ اپنے دل میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیار پیدا کرو کیونکہ آپ کا وجود حسن و احسان میں یکتا اور علم و عمل میں کامل ہے۔ جب تک آپ کا پیار دل میں پیدا نہ ہو اور آپ کی عظمت اور جلالت شان کا احساس نہ ہو اس وقت تک ہم اسلامی احکام پر کماحقہٗ عمل نہیں کر سکتے۔

حضور انور نے فرمایا اس وقت جماعت احمدیہ کے افراد پر بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ انسان اور شیطان کے درمیان وہ آخری جنگ جس کے متعلق پہلے نوشتوں میں بھی خبر دی گئی ہے وہ اس وقت لڑی جا رہی ہے اور یہ وہی جنگ ہے جس میں فتح یاب ہو کر ہم نے دنیا میں توحید حقیقی کو قائم کرنا ہے۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمتِ شان کو دنیا کے کونے کونے میں اجاگر کرنا ہے اور بنی نوع انسان کے لئے حقیقی امن اور خوشحالی کے سامان پیدا

کرنے ہیں لیکن یہ ایک دن کا کام نہیں ہے اس کے لئے برسوں ہمیں نسلاً بعد نسلٍ قربانیاں دے کر اور عادتوں کو بدل کر اور گند سے نکل کر اور گندی عادتوں کو چھوڑ کر اور نیکی کا لبادہ پہن کر اور خدا تعالیٰ کی صفات کا رنگ اپنے اعمال پر چڑھا کر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیار میں فنا ہو کر یہ جنگ جیتنی ہے۔ اس لئے جماعت اپنے اندر وہ فرقان پیدا کرے جو الٰہی سلسلوں کا طرۂ امتیاز ہے تا کہ دنیا خود بخود اسلام کی طرف کھنچی چلی آئے۔

حضور نے آخر میں فرمایا جماعت احمدیہ کو یہ سوچنا چاہیئے کہ اس کا مقام کیا ہے اور وہ کون سی ذمہ داریاں ہیں جو اس پر ڈالی گئی ہیں۔ آپ نے فرمایا خدا تعالیٰ کا یہ فضل ہے کہ اس نے جماعت احمدیہ کو غلبۂ اسلام کی مہم کے لئے چن لیا ہے۔ اِس انعام پر جماعت خدا تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کرے کم ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت کو اپنے درختِ وجود کی شاخیں قرار دیا ہے اور بشارتیں دی ہیں کہ جماعت کے لوگ جو صدق و وفا کا نمونہ بن جائیں گے وہ جس چیز کو ہاتھ لگائیں گے خدا تعالیٰ اس میں برکت ڈال دے گا۔ چنانچہ ہزاروں لاکھوں احمدی اس بات کے گواہ ہیں کہ خدا تعالیٰ نے ان سے پیار کیا اور اُن کے وجود کو اپنی برکتوں اور رحمتوں کا نشان بنا دیا۔

حضور نے فرمایا مَیں احباب جماعت کو یہ نصیحت کرتا ہوں کہ وہ خدا کے اس پیار کو اور اس کے احسان کو قدر کی نگاہ سے دیکھیں اور اپنی ذمہ داریوں کو بطریق احسن ادا کرنے کی کوشش کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ساری کتابوں کو خود بھی پڑھیں اور اپنی اولادوں کو بھی پڑھائیں کیونکہ آپ کی کتابوں میں وہ سب علوم بیج کے طور پر یا تفصیلی رنگ میں موجود ہیں جو ہمارے ذہنوں میں نورِ فراست پیدا کرتے ہیں اور ہمیں اس لائق بنا دیتے ہیں کہ الجھنوں اور پریشانیوں میں مبتلا دنیا کو قائل کر سکیں کہ تمہاری نجات اور بھلائی اور خوشحالی کے سامان صرف اور صرف اسلام میں ہیں اور کہیں نہیں۔

(روزنامہ الفضل ربوہ ۶؍جولائی ۱۹۷۸ء صفحہ ۱، ۸)

۞۞۞